مرغی کی صفائی کے متعلق ایک مسئلہ کی تحقیق

مصنف

حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی

(بانی و مہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور)

شعبۂ تحقیق واشاعت

Jamia Islamia Maseehul Uloom, Bangalore

K.S. Halli, Post Kannur Village, Bidara Halli Hobli, Baglur Main Road, Bangalore - 562149

H.O # 84, Armstrong Road, Mohalla Baidwadi, Bharthi Nagar, Bangalore - 560 001

Mobile : 9916510036 / 9036701512 / 9036708149

مرغی کی صفائی کے متعلق ایک مسئلہ کی تحقیق

باسمہ تعالیٰ

مرغی کی صفائی کے متعلق ایک مسئلہ کی تحقیق

تمہید

مرغی کے پر آسانی سے اکھاڑنے کے لئے آج عام طور پر یہ صورت اختیار کی جارہی ہے کہ اس کو ذبح کرنے کے بعد گرم گرم کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دیتے ہیں حالانکہ اس کے پیٹ کی آلائش ونجاست اسی میں رہتی ہے، جب اس کو جوش دیکر اس کے پر اکھاڑ لیتے ہیں تو پھر پیٹ کی گندگی صاف کرتے ہیں، اس صورت کے بارے میں عام طور پر جواز وعدمِ جواز کا سوال کیا جاتا ہے، احقر کے پاس اس کے متعلق ایک استفتاء تفصیل سے آیا اور احقر نے اس کا جواب بھی ضرورت کے پیش نظر تفصیل سے لکھا، خیال ہوا کہ اس کو افادۂ عام کے لئے شائع کردیا جائے؛ کیونکہ اس میں ابتلاء عام ہے، شاید کسی کو اتباعِ حق کی توفیق ہوجائے، چنانچہ ذرا سی ترمیم واضافہ کے ساتھ پیشِ خدمت ہے، دعاء ہے کہ اللہ تعالی اس کو نافع ومفید بنائے۔ آمین

سوال

عرض یہ کہ آج کل عام طور پر مرغی کو ذبح کرنے کے بعد، اس کو پیٹ کی نجاست وگندگی کے ساتھ گرم گرم کھولتے ہوئے پانی میں ڈالدیتے ہیں، تا کہ پر اکھاڑنے میں آسانی ہو، پر اکھاڑنے کے بعد اس کے پیٹ کی نجاست صاف کرتے ہیں، اس کے بارے میں یہ سوالات پیدا ہوتے ہیں:

(۱) مذکورہ بالا طریقہ کو اختیار کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) اگر ناجائز ہے تو اس کا اثر مرغی پر کیا ہوگا، کیا اس کی وجہ سے مرغی

ناپاک وحرام ہوجائے گی؟

(۳) اگر مرغی اس سے ناپاک ہوجائے گی تو کیا اس کو کسی طریقہ سے پاک کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(۴) اگر اس کو پاک کیا جاسکتا ہے تو اس کا طریقہ بتائیں؟

امید ہے کہ ان سوالوں کا جواب تفصیل کے ساتھ مع دلائل دیں گے۔

الجواب ومنہ الصواب

مذکورہ بالا صورت چونکہ آج عام ہوگئی ہے اور اکثر بڑے بڑے شہروں میں آسانی کے لئے اس کو اختیار کیا جارہا ہے، اس لئے ان سوالات کا جواب کسی قدر تفصیل سے لکھتا ہوں۔

مذکورہ طریقہ پر مرغی کی صفائی ناجائز ہے

(۱) آپ کا پہلا سوال یہ ہے کہ صورتِ مذکورہ کا اختیار کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس کے جواب سے پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ صورتِ بالا میں چونکہ مرغی کو پیٹ کی آلائش وگندگی پاک کئے بغیر گرم پانی میں ڈال دیا جاتا ہے، اس لئے مرغی کے پیٹ کی یہ آلائش مسامات کے کھل جانے کی وجہ سے بآسانی اس کے سارے بدن میں پھیل جاتی ہے، جس سے مرغی نجاست سے ملوث ہوجاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مذکورہ طریقہ کو اپنانا دراصل پاک مرغی کو نجاست سے ملوث کرنا ہے اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ کسی پاک چیز کو ناپاک کرنا شرعاً ناجائز ہے۔

چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿ **لا یبولن أحدكم فی الماء الدائم .وفی روایةٍ :فی الماء الراكد، وفی روایة :الدائم الذی لایجری** ﴾ (تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو نہ بہتا ہو، ہرگز پیشاب نہ کرے)۔(۱)

(۱) بخاری: ۲۳۲، مسلم: ۴۲۴، ترمذی: ۶۳، طحاوی: ۹/۱

اس حدیث میں ٹھہرے ہوئے پانی میں گندگی ڈالنے سے اسی لئے منع فرمایا گیا ہے کہ اس سے ایک پاک چیز ناپاک وگندی ہو جائے گی ، چنانچہ حضرات علماء نے اس حدیث کی شرح میں اس نکتہ کی صراحت فرمائی ہے ۔ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری میں اور علامہ نوویؒ شارح مسلم نے شرح مسلم میں اور علامہ یوسف بنوریؒ نے معارف السنن میں اور ملا علی قاریؒ نے مرقات میں اس نکتہ کی جانب اشارہ کیا ہے ۔ (۱)

اس سے معلوم ہوا کہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا جس سے کسی پاک چیز کا ناپاک ہونا لازم آتا ہو ، یہ شرعاً جائز نہیں ، لہٰذا مذکورہ طریقہ پر مرغی کی صفائی کرنا ناجائز ہے ، اس سے احتراز لازم ہے ۔

مذکورہ طریقہ سے مرغی حرام ہو جاتی ہے

(۲) آپ کا دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر کوئی مذکورہ بالا طریقہ کو اپنائے ، تو اس کا اثر مرغی پر کیا ہوگا ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جیسا کہ اوپر معلوم ہوا مذکورہ طریقہ سے مرغی کے سارے بدن میں نجاست پھیل جائے گی ، اور پوری مرغی نجس ہو جائے گی ، اور جب یہ ناپاک ہوگی تو اس کا استعمال بھی ناجائز ہوگا ۔

فتح القدیر ، درمختار اور اس کی شرح ردالمحتار اور البحر الرائق وغیرہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ مرغی ناپاک ہو جاتی ہے ، کیونکہ ان سب کتابوں میں اس مرغی کے متعلق جس کو آلائش سے پاک کرنے سے قبل گرم پانی میں ڈال دیا گیا ہو ، یہ بحث اٹھائی گئی ہے کہ یہ مرغی پاک ہو سکتی ہے یا نہیں ؟ ظاہر ہے کہ پاک ہونے نہ ہونے کا سوال اسی وقت اٹھے گا جبکہ اولاً اس کو ناپاک تسلیم کیا جائے ۔ (۲)

(۱) فتح الباری: ۱/۳۴۶ ، شرح مسلم: ۱/۱۳۸ ، معارف السنن: ۱/۲۴۴ ، مرقات: ۱/۵۳ ،
(۲) دیکھو: فتح القدیر: ۱/۱۸۵ ، درمختار: ۱/۳۳۴ ، ردالمحتار: ۱/۳۳۴ ، البحر الرائق: ۱/۴۱۵

چنانچہ علامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں کہ:"و كذا دجاجة ملقاة حالة غلي الماء للنتف قبل شقّها "(کہ اسی طرح ناپاک ہوجاتی ہے وہ مرغی جس کو پروں کے اکھاڑنے کے لئے اس کو شق کئے بغیر، پانی کے اُبلنے کی حالت میں ڈال دیا گیا ہو)۔(۱)

اور علامہ ابن الھمامؒ نے بھی فتح القدیر میں اس مسئلہ پر بحث کی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مرغی ناپاک ہوجاتی ہے۔(۲)

اور علامہ عالم بن العلاء الدہلوی نے فتاوی تاتار خانیہ میں لکھا ہے کہ: "الدجاجة تذبح و ينتف ريشها ثم تغلى في الماء قبل أن يشق بطنها صار نجساً و صارت الدجاجة نجسةً بحيث لا طريق إلى أكلها إلا أن تحمل الهرة فتأكلها " (مرغی جس کو ذبح کیا جائے اور اس کے پر اُکھاڑے جائیں پھر اس کا پیٹ شق کرنے سے قبل اس کو پانی میں جوش دیا جائے تو وہ پانی بھی نجس ہوجائے گا اور وہ مرغی بھی اس طرح نجس ہوجائے گی کہ اس کے کھانے کی کوئی سبیل نہیں سوائے اس کے کہ بلی اس کو لے جائے اور کھالے)۔(۳)

اور حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ نے اپنی کتاب "علم الفقہ" میں اس مسئلہ کو بیان کیا ہے، وہ لکھتے ہیں کہ "مرغی یا کوئی پرند پیٹ چاک کرنے اور اس کی آلائش نکالنے سے پہلے پانی میں جوش دی جائے، جیسا کہ آجکل انگریزوں اور ان کے ہم منش ہندوستانیوں کا دستور ہے تو وہ کسی طرح پاک نہیں ہوسکتی"۔(۴)

اور حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے "بہشتی گوہر" میں اس کو نقل فرمایا ہے، جس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کے نزدیک بھی مسئلہ یہی ہے اور آپ ہی نے اپنے فتاوی میں بھی اس مرغی کو ناپاک اور اس کے استعمال کو حرام قرار دیا ہے۔(۵)

(۱) درمختار مع الشامی:۱/۳۳۴ (۲) فتح القدیر مع العنایة:۱/۸۵ (۳) التاتارخانیة:۱/۱۸۵
(۴) علم الفقہ:۱/۴۳ (۵) دیکھو: بہشتی گوہر:۱۰، امداد الفتاوی:۱/۱۳۶

حاصل یہ ہے کہ یہ مرغی اس کے بدن میں گندگی کے پھیل جانے کی وجہ سے ناپاک ونجس ہوجاتی ہے اور نجس کا استعمال حرام ہونے کی وجہ سے اس کا استعمال بھی حرام وناجائز ہے۔

پھر یاد رہے کہ اِن حضرات کے کلام میں یہ جو مذکور ہے کہ یہ مرغی کسی طرح پاک نہیں ہوسکتی، اس پر تفصیلی بحث اگلے سوال کے جواب میں آرہی ہے، یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ مرغی ان تمام حضرات کے قول کے مطابق ناپاک ہوجاتی ہے۔

کیا یہ مرغی پاک ہوسکتی ہے؟

(۳) تیسرا سوال یہ ہے کہ اس مرغی کو پاک بھی کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے، علامہ ابن الھمامؒ لکھتے ہیں: " ولو أُلقيت دجاجة حالةَ الغليان في الماء قبل أن يشقّ بطنها للنتف لايطهرأبداً ؛ لكن على قول أبي يوسفؒ يجب أن تطهر "(اگر مرغی اُبلتے ہوئے پانی میں پر اُکھاڑنے کے لئے پیٹ چاک کرنے سے پہلے ڈال دی جائے تو یہ کبھی پاک نہ ہوگی، لیکن امام ابویوسفؒ کے قول پر پاک ہوجانا چاہئے)۔(۱)

علامہ شامیؒ نے بھی فتح القدیر کے حوالہ سے اس کو نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ فتح القدیر میں کہا ہے کہ :" أنها لاتطهر أبداً لكن على قول أبي يوسف تطهر" (یہ مرغی کبھی پاک نہیں ہوسکتی، لیکن امام ابویوسف کے قول پر پاک ہوجاتی ہے)۔(۲)

اور النہر الفائق میں بھی یہی لکھا ہے کہ :''گوشت میں اگر نجاست جذب ہوجائے تو امام ابوحنیفہ کے قول کے مطابق یہ کسی صورت میں پاک نہیں ہوسکتا، اور اسی پر فتوی بھی ہے''۔(۳)

(۱)فتح القدیر:۱/۱۸۵(۲)ردالمحتار:۱/۳۳۴(۳)النہرالفائق:۱/۱۵۱

اس سے معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ اختلافی ہے، امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک یہ مرغی کسی طرح پاک نہیں ہوسکتی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک پاک ہوسکتی ہے۔

علت مسئلہ

ایسی صورت میں جبکہ اس میں اختلاف ہے، ضروری ہے کہ اس میں غور وفکر سے کام لیا جائے، اس لئے سب سے پہلے اس پر غور کرنا چاہئے کہ جن حضرات نے اس کو ابدی طور پر حرام وناپاک قرار دیا ہے، ان کے نزدیک اس کی وجہ کیا ہے؟ علامہ ابن الہمامؒ کے قول کے مطابق اس کی وجہ یہ ہے کہ اس مرغی کو پانی میں جوش دینے کی وجہ سے اس کے بدن میں پھیلی ہوئی نجاست کو وہ اپنے اندر جذب کر لے گی۔

علامہ ابن الہمام کی عبارت یہ ہے: " قلت : وهو سبحانه أعلم هو معلّل بتشرّبها النجاسةَ المتحللة في اللحم بواسطة الغليان "۔(۱)

اس جگہ غور کرنے کی چیز یہ ہے کہ یہاں محض نجاست کے پھیل جانے پر یہ حکم نہیں ہے کہ وہ پاک نہیں ہوسکتی، بلکہ بدن میں پھیلی ہوئی نجاست کے جذب ہوجانے اور رگ وریشہ میں سرایت کر جانے کی وجہ سے حکم لگایا گیا ہے کہ وہ پاک نہیں ہوسکتی؛ کیونکہ نجاست کے بدن میں محض تحلیل ہوجانے پر باتفاقِ علماء وہ پاک ہو سکتی ہے۔ حاصل یہ کہ اس مرغی کو پاک کرنا اس لئے ناممکن ہے کہ اس کو پانی میں جوش دیدینے سے جو نجاست کہ گرمی کی وجہ سے گوشت میں تحلیل ہوگئی تھی وہ اس کے بدن میں جذب ہوجائے گی، اور رگ وریشہ میں سرایت کر جائے گی، جس کا ازالہ ناممکن ہے۔ یہ حاصل ہے "فتح القدیر" کی مذکورہ بالا عبارت کا۔

اس کے بعد دوسری چیز جو قابلِ غور ہے یہ ہے کہ ہمارے علاقوں میں جو مرغی کو آلائش نکالے بغیر جوش دیتے ہیں، اس سے کیا وہ علت پیدا ہوجاتی ہے، جس کی

(۱) فتح القدیر: ۱۸۵/۱

بنا پر کہا گیا ہے کہ وہ پاک نہیں ہوسکتی؟

جہاں تک ہماری تحقیق ہے، ایسا نہیں ہوتا؛ بلکہ یہاں مرغی کو گرم پانی میں جو بہت زیادہ گرم نہیں ہوتا، تین چار منٹ کیلئے رکھا جاتا ہے، تا کہ اس کے مسامات کھل جائیں اور پروں کو اکھاڑنے میں آسانی پیدا ہو جائے۔ اس صورت میں بلاشبہ گرمی کی وجہ سے نجاست اس کے بدن میں پھیل جاتی ہے اور اسی وجہ سے وہ ناپاک بھی ہو جاتی ہے، مگر چونکہ بدن میں پھیلی ہوئی نجاست کو مرغی جذب نہیں کر لیتی؛ کیونکہ اتنی دیر تک جس میں نجاست جذب ہو جائے، مرغی کو پانی میں نہیں رکھا جاتا، بلکہ صرف تین چار منٹ رکھا جاتا ہے۔ اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ تین چار منٹ تک مرغی کو گرم پانی میں رکھنے سے اس کے رگ و ریشہ میں نجاست جذب نہیں ہوسکتی۔

اس کو اس مثال سے بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ گوشت پر مسالہ لگا کر اگر تین چار منٹ آگ پر رکھا جائے تو اس کا یہ مسالہ گوشت میں جذب نہ ہوگا، ہاں اگر کافی دیر اس کو آگ پر رکھا جائے تو مسالہ اس میں جذب کر جائے گا۔

یہاں زیر بحث مسئلہ میں بھی چونکہ مرغی کو تین چار منٹ کے لئے گرم پانی میں رکھا جاتا ہے اس لئے اس میں نجاست جذب نہ ہوگی، اگر چہ کہ اس سے وہ نجس ہو جائے گی۔

جب یہ دو باتیں محقق ہو گئیں کہ جن حضرات نے اس مرغی کو نا قابلِ تطہیر قرار دیا ہے ان کے نزدیک اس کی وجہ نجاست کا جذب ہو جانا ہے جس کو زائل نہیں کیا جاسکتا، اور یہ کہ ہمارے زیر بحث مسئلہ میں یہ بات نہیں ہے، تو اس سے خود بخود معلوم ہو گیا کہ اس ناپاک مرغی کو پاک کیا جاسکتا ہے؛ کیونکہ وہ علت یہاں نہیں پائی جارہی ہے جس کی بنا پر اس کو نا قابلِ تطہیر قرار دیا گیا تھا۔

علامہ ابن الھمامؒ نے مسلّخ کے بارے میں یہی بات ارشاد فرمائی ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

"قلت: وهو سبحانه أعلم هو معلل بتشرّبها النجاسةَ المتحللةَ فى اللحم بوا سطة الغليان، و على هذا اشتهر أن اللحم السميط بمصر نجسٌ لايطهر؛ لكن العلة المذكورة لاتثبت حتى يصل الماء إلى حد الغليان ، ويمكث فيه اللحم بعد ذلك زماناً يقع فى مثله التشرُّب والدخول فى باطن اللحم ، وكل من الأمرين غير متحقق فى السميط الواقع حيث لايصل الماء إلى حد الغليان ، ولايترك فيه إلا مقدار ما تصل الحرارة إلى سطح الجلد ، فتنحلّ مسام السطح عن الصوف ، بل ذلك الترك يمنع من جودة انقلاع الشعر ، فالأولى فى السميط أن يطهر بالغسل ثلاثاً" (۱)

(میں کہتا ہوں، واللہ اعلم کہ اس کے پاک نہ ہونے کی وجہ اس مرغی اور اوجھڑی کا نجاست کو جذب کر لینا ہے، جو گوشت میں بوجہِ اُبالنے کے پھیل گئی ہے، اور اسی بنا پر مشہور ہے کہ مصر کا مسلّخ گوشت ناپاک ہے جو پاک نہیں ہوسکتا، لیکن مذکورہ علت اس وقت تک ثابت نہیں ہوسکتی، جب تک پانی جوش مارنے نہ لگے اور اس پانی میں وہ گوشت اتنی دیر نہ رہے، جس میں جذب اور گوشت کے اندرونی حصہ تک داخل ہونا واقع ہوتا ہے، اور یہ دونوں باتیں مسلّخ میں موجود نہیں؛ کیونکہ پانی جوش مارنے کی حد تک نہیں پہنچتا، اور اس کو اس پانی میں صرف اتنی دیر تک رکھا جاتا ہے کہ گرمی جلد کی سطح تک پہنچے، تاکہ صوف کی سطح سے مسامات کھل جائیں، بلکہ اگر زیادہ دیر چھوڑے رکھیں تو یہ بات بالوں کو اچھی طرح اکھاڑنے میں مانع بنے گی،

(۱) فتح القدیر: ۱/۱۸٦

پس مسلخ میں مناسب بات یہ ہے کہ وہ تین بار دھونے سے پاک ہوجائے گا)

فتح القدیر کی اس بات کو علامہ شامیؒ نے بھی ذرا سے تغیر کے ساتھ درمختار کے حاشیہ میں نقل فرمایا ہے۔(۱)

راقم کہتا ہے کہ جس طرح مسلخ کے بارے میں علامہ ابن الھمامؒ نے یہ کہا کہ اس کے ناقابلِ تطہیر نجس ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ پانی جوش مارنے کی حد تک گرم ہو اور یہ کہ اس میں اس کو کافی دیر تک رکھا جائے ،اسی طرح مرغی کے بارے میں بھی ان دونوں باتوں کا ہونا اس کے ناقابلِ تطہیر نجس ہونے کے لئے ضروری ہوگا ،اور اوپر معلوم ہو چکا کہ ہمارے ان علاقوں میں (جہاں تک احقر کی تحقیق ہے) پانی گرم تو ہوتا ہے ،مگر اس میں مرغی کو اتنی دیر تک نہیں رکھا جاتا کہ اس میں جذب و باطن لحم تک دخولِ نجاست واقع ہوجائے ،لہٰذا جو علت تھی ناقابلِ تطہیر نجس ہونے کی ،وہ نہ پائی گئی ،لہٰذا اس ناپاک مرغی کو پاک کیا جاسکتا ہے۔

اسی وجہ سے غالباً علامہ حصکفیؒ نے ''درمختار'' میں اس قسم کی مرغی کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ تین دفعہ پانی میں جوش دینے سے پاک ہوجائے گی ،جیسا کہ اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔(۲)

نیز ابن الہمام نے ''فتح القدیر'' میں لکھا ہے کہ مسلخ کے بارے میں اوپر جو بات گذری کہ وہ پاک ہوجائے گا ،یہی بات شرف الائمہؒ نے مرغی کے بارے میں بھی فرمائی ہے ،پھر علامہ ابن الھمامؒ نے اس پر کچھ رد بھی نہیں فرمایا ہے ،بلکہ اس کا اقرار کیا ہے ،پھر اس بات کو فتح القدیر کے حوالہ سے نقل کر کے علامہ شامیؒ نے بھی اس کا اقرار کیا ہے۔پھر فتح القدیر کے اس بیان اور شرف الائمہ کی اس بات کا علامہ ابن نجیم مصریؒ نے ''البحر الرائق'' میں اعتراف و اقرار کیا ہے ،اس طرح اس مرغی

---

(۱) شامی:۱/۳۳۴ (۲) درمختار:۱/۳۳۴

کے قابلِ تطہیر ہونے کا شرف الائمہؒ، ابن الھمامؒ، علامہ ابن نجیمؒ، علامہ حصکفیؒ اور علامہ شامیؒ نے فتوی دیا ہے، اور پھر یہ بات اوپر کی دلیل سے مؤید ہے، لہٰذا اس میں شک نہیں کہ یہی قول راجح ہے اور ہونا چاہئے۔ (۱)

پھر یہاں یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ اوپر جو یہ بات گذری کہ اس کے پاک ہونے نہ ہونے کے بارے میں اختلاف ہے، یہ اختلاف اس صورت میں ہے جب کہ نجاست رگ وریشہ میں پیوست ہوجائے اور جذب ہوکر باطنِ لحم تک سرایت کر جائے، پس اس میں امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ یہ نا قابلِ تطہیر ہے، اور اسی طرح امام محمد بھی، لیکن امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ یہ بھی پاک ہوسکتی ہے، اور اگر نجاست جذب نہ ہو جیسے کہ ہماری زیرِ بحث صورت میں ہے تو اس کے بارے میں اختلاف نہیں ہے، بلکہ اس صورت میں یہ مرغی تمام علماء کے نزدیک پاک ہوسکتی ہے، لہٰذا اس زیرِ بحث صورت میں اس کے پاک ہونے کا قول تمام ائمہ کا متفقہ ہے جس کا ذکر اوپر ہوا، بلکہ تحقیق کے بعد دراصل یہ ایسی صورت ہے جس میں سب کا قول یہ ہے کہ یہ مرغی پاک ہوسکتی ہے۔

اب رہا حضرت اقدس تھانویؒ اور علامہ عبدالشکور لکھنویؒ کا یہ فرمانا کہ یہ مرغی کسی طرح پاک نہیں ہوسکتی، تو ممکن ہے ان حضرات نے یہ سمجھ کر لکھا ہو کہ اس مرغی میں نجاست جذب ہوجاتی ہے، پس جب اس کے خلاف یہ ثابت ہوگیا کہ نجاست جذب نہیں ہوتی تو مسئلہ بھی وہ نہ ہوگا، بلکہ وہ ہوگا جس کو شرف الائمہؒ نے اور دوسرے علماء نے لکھا ہے۔

اور بعض حضرات نے اس نجاست آلودہ مرغی کے مسئلہ کو اس گیہوں پر قیاس کیا ہے جس کو شراب میں پکایا گیا ہو اور فرمایا ہے کہ اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ

---

(۱) دیکھو: فتح القدیر: ۱/۱۸۶، شامی: ۱/۳۳۴، البحر الرائق: ۱/۴۱۵

ؒ فرماتے ہیں کہ یہ گیہوں کسی حال میں پاک نہیں ہوسکتی ،اور علامہ شامیؒ اور ابن الھمامؒ نے صاحبِ ھدایہ کی کتاب "التجنیس و المزید" سے نقل کیا ہے کہ اس میں امام ابوحنیفہؒ کے قول پر ہی فتوی ہے۔ (۱)

لہٰذا مرغی کے مسئلہ میں بھی اسی قول پرفتوی ہونا چاہئے کہ یہ پاک نہیں ہوسکتی۔

مگر یہ قیاس محلِ تأمل ہے؛ کیونکہ جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا مرغی کے زیر بحث مسئلہ میں نجاست اس میں جذب نہیں ہوجاتی ،اس کے برخلاف شراب میں پکے ہوئے گیہوں میں شراب اس میں جذب ہوجاتی ہے،لہٰذا ایک کو دوسرے پر قیاس نہیں کیا جاسکتا ،یہی وجہ ہے کہ اگر گیہوں شراب میں یا پیشاب میں گر کر پھول جائے تو علماء نے لکھا ہے کہ اس کو پاک کیا جاسکتا ہے۔

" ولو انتفخت من بول نقعت و جففت ثلاثاً "(اگر پیشاب سے وہ پھول جائے تو تین دفعہ پانی میں بھگوئے جائیں اور سکھائے جائیں)(۲)

اور علامہ شامیؒ نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے :" فقد یفرق بینه وبین طبخها بالخمر بزیادة التشرب بالطبخ " جس کا حاصل یہ ہے کہ چونکہ اس کو پکایا نہیں گیا ہے،اس لئے اس میں اس طرح نجاست جذب نہ ہوگی ،جس طرح پکانے کی صورت میں جذب ہوتی ہے،لہٰذا اس میں اور پکانے کی صورت میں فرق ہوگا۔(۳)

اس سے معلوم ہوا کہ اصل مدار مسئلہ کا وہ ہے جس کا بیان اوپر آچکا ہے،لہٰذا جب مرغی کے مسئلہ میں وہ علت نہیں پائی جارہی ہے،جس کی بنا پر اس کو نا قابلِ تطہیر قرار دیا گیا تھا،تو وہ پاک ہوسکتی ہے۔(واللہ اعلم)

(۱) درمختار:۱/۳۳۵،فتح القدیر:۱/۱۸۶(۲) دیکھو فتاوی عالمگیری:۱/۴۲،درمختار مع شامی:۱/۳۳۵، بدائع الصنائع:۱/۲۴۸(۳) شامی:۱/۳۳۴